"غریب دوست بجٹ"

معلوماتی وتربیتی مواد

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ،پاکستان

امن میراحق

معلوماتی وتربیتی مواد: "غریب دوست بجٹ"

تحریر: عبدالحمید گوندل

ٹائیٹل لے آؤٹ، آرٹ ورک: محبوب علی

کمپیوٹر لے آؤٹ: تبسم شہزاد خان

تاریخ: ستمبر2014ء

تعداد: 1000

پرنٹر: جمال پرنٹر

ناشر: ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ، پاکستان

موضوع کے بارے میں

بجٹ کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری ادارے، محکمے، اور حکومت کی ایک اہم دستاویز ہوتی ہے۔ یہ آئندہ برس کے اخراجات اور آمدنی کا تخمینہ ہوتا ہے۔ اس تخمینے کی تفصیل ان تجویز کردہ اقدامات پر مشتمل ہوتی ہے جن کے ذریعے آمدنی کے ذرائع کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کن شعبوں میں اخراجات کرنا چاہتی ہے اور کتنے کرنا چاہتی ہے۔ بجٹ میں ان اخراجات کی ترقیاتی، غیر ترقیاتی، انتظامی وغیرہ کے لحاظ سے درجہ بندی بھی کی جاتی ہے۔ بجٹ چاہے کسی ادارے کا ہو یا کسی بھی سطح کی حکومت مثلاً قومی، صوبائی یا مقامی حکومت کا ہو، اس کا بنیادی فلسفہ ایک ہی ہوتا ہے۔

بجٹ محض سالانہ میزانیے پر مشتمل ایک دستاویز نہیں بلکہ یہ کسی بھی حکومت کی سوچ اور پالیسی کا عکاس بھی ہوتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ حکومت کن شعبوں اور طبقات کو مراعات دے رہی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی ترجیحات کیا ہیں۔ مثال کے طور پر کیا وہ سماجی سہولتوں کا ڈھانچہ بہتر کرنا چاہتی ہے یا فوجی قوت کا حصول اس کے لیے زیادہ اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔ بجٹ سے پتہ چل سکتا ہے کہ حکومت ملک سے غربت کے خاتمے کے لیے کس حد تک سنجیدہ ہے۔ بجٹ میں کسی ایک یا دوسرے شعبے کے لیے چند کروڑ روپے مختص کر دینے سے کسی حکومت کی سنجیدگی ظاہر نہیں ہو سکتی بلکہ بجٹ کا ایک مجموعی رنگ ڈھنگ ہوتا ہے جو اس کو عوامی یا غریبوں کے لیے فائدہ مند بجٹ بناتا ہے یا پھر وہ وہی بجٹ ہوتا ہے جو مراعات یافتہ طبقے کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔

بجٹ سازی ایک سیاسی عمل ہے اس کو محض وزارت خزانہ کے اہلکاروں کی صوابدید پر نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ کوئی بھی بجٹ غریبوں کی خواہشات کا آئینہ دار تب ہی ہوگا جب اس کی تیاری میں ان کی رائے شامل ہوگی۔ دنیا کے کئی ممالک میں عام شہریوں کی رائے جاننے کے لیے سارا برس ایک مشاورتی عمل جاری رہتا ہے۔ بجٹ سازی وسائل پیدا کرنے اور ان کو صرف کرنے کا نام ہے۔ اس کا تعلق اس لیے بھی سیاست سے جڑتا ہے کہ وسائل پر زیادہ قبضہ ان طبقوں کا ہی ہوتا ہے جو سیاسی قوت رکھتے ہیں۔ حکومتیں سیاسی قوت رکھنے والے گروہوں اور طبقات کو ناراض کرنے کا رسک نہیں لیتی ہیں۔ مالی وسائل پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ٹیکس ہیں۔ پاکستان میں ہر حکومت ٹیکسوں کے ضمن میں ان ڈائریکٹ ٹیکسوں پر انحصار کرتی ہیں کیونکہ اس سے عام لوگ متاثر ہوتے ہیں جن کہ منظّم نہیں ہیں۔ بطور ایک عام یا غریب شہری ان کی کوئی سیاسی نمائندگی نہیں ہے۔ دیہی علاقوں کی صورتحال اور بھی بدتر ہے۔ معاشرے کے غیر محفوظ طبقات بالخصوص خواتین، مذہبی اقلیتیں، چھوٹے کسان اور دیہی مزدور غیر منظّم ہیں اور سیاسی اداروں میں بھی ان کی موثر نمائندگی نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کی وسائل تک رسائی نہیں ہے اور وہ مسلسل استحصال کا شکار چلے آ رہے ہیں۔ مقامی حکومتی نظام متعارف کرانے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ یہ حکومتیں مقامی طور پر وسائل پیدا کریں اور یہ ان کے تصرف میں ہوں۔ وسائل کی پیدائش اور تقسیم مقامی لوگوں کی مرضی کے مطابق ہو۔ ترقیاتی منصوبے مقامی آبادی کی رائے سے تشکیل پائیں اور

ان کی تکمیل میں بھی لوگ شریک رہیں (جب لوگوں یا مقامی آبادیوں یا گروہوں کی بات ہوتی ہے تو اس میں خواتین اور مرد دونوں شامل ہیں)۔

مقامی حکومتوں میں بجٹ سازی پر دو سطحوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سطح پر زیادہ ذمہ داری منتخب ارکان پر ہے۔ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی کونسل چاہے وہ ضلع ہو تحصیل/ٹاؤن یا یونین ہو، کے جو بھی وسائل ہیں وہ اس طرح سے استعمال ہوں کہ غریب طبقات کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ غریبوں کے لیے بجٹ سازی کے کیا تقاضے ہیں۔ دوسری سطح پر عام شہریوں یا گروپوں جیسا کہ مزدور کسان گروپ ہیں کا زیادہ کردار ہے۔ اس سطح پر تنظیم سازی اور ایڈووکیسی کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ ابتدائی طور پر وہ اپنی یونین کونسل یا اس سے بالا کونسلوں میں ایسے بجٹ کی تشکیل کے لیے دباؤ ڈالیں جو معاشرے کے غریب طبقات کے حق میں ہو۔ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وسائل وہاں پر ہی صرف ہوں جہاں پر انہیں صرف کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے لیے لوگوں کو کم از کم اس حد تک ضرور منظم ہونا پڑے گا کہ وہ فیصلہ ساز اداروں یا افراد کے سامنے اپنے مطالبات رکھ سکیں اور وہ ان کے مطالبات کو آسانی سے نظر انداز نہ کر سکیں۔

زیر نظر تربیتی مینوئل بھی اسی ضرورت کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے تا کہ مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندے، عام شہری اور مزدور کسان گروپوں کے ارکان وسائل کی سیاست کو سمجھ سکیں۔ تصویری عکاسی کے ذریعے کوشش کی گئی ہے کہ کم خواندہ یا ناخواندہ افراد بھی یہ جان پائیں کہ غریبوں کے حق میں بجٹ سازی کیسے ممکن ہے۔ منتخب نمائندے جان سکیں کہ ان کے پاس جو بھی دستیاب وسائل ہیں ان کو غریب طبقات کی بہتری کے لیے کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان طبقات کا نمائندہ بجٹ بنانے کے لیے کن عوامل کو زیر غور لانا ہوگا۔ مینوئل میں مقامی حکومتوں کے بجٹ کے تکنیکی پہلوؤں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

محمد تحسین

ایگزیکٹو ڈائریکٹر

ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ، پاکستان

بجٹ کیا ہے؟

آئندہ برس۔۔۔۔

آمدنی کتنی ہوگی؟

اخراجات کتنے ہوں گے؟

آمدنی کن ذریعوں سے ہوگی؟

اخراجات کن شعبوں پر ہوں گے؟

کس مد میں آمدنی بڑھائی جاسکتی ہے؟

اخراجات کہاں بڑھانے اور کہاں کم کرنے کی ضرورت ہے؟

حکومت آمدنی کہاں سے حاصل کرتی ہے

ٹیکس

برآمدات

درآمدی و برآمدی ڈیوٹیاں

خدمات رسہولیات فراہمی

ٹیکس وصولی

حکومت اخراجات کہاں کرتی ہے

ترقیاتی منصوبے

انتظامی اخراجات

دفاعی اخراجات

بنیادی سہولیات کی فراہمی (صحت، تعلیم، روزگار)

اخراجات کی بنیادی اقسام

ترقیاتی

غیر ترقیاتی

ترقیاتی اخراجات

روزگار کے منصوبے

بجلی، گیس کی فراہمی

سڑکوں کی تعمیر

ذرائع آمدورفت

تعلیمی اداروں کا قیام

علاج گاہوں کی تعمیر

صاف پانی کی فراہمی

نکاسی آب

شہریوں کی صلاحیت کار

غیر ترقیاتی اخراجات

انتظامی

دفاعی

ملکی و غیر ملکی سرکاری دورے

نمود و نمائش

افسر شاہی

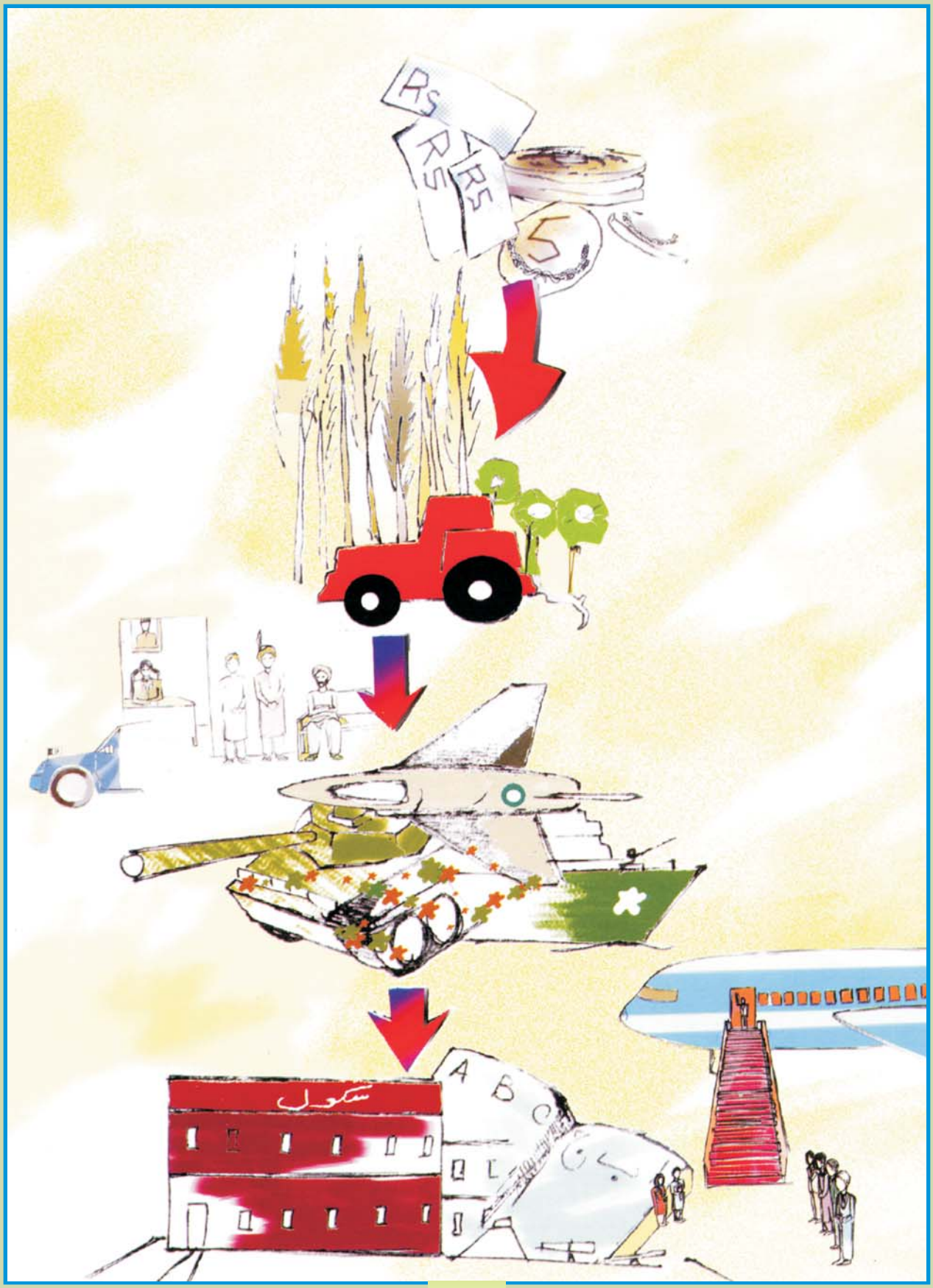
Rs
Rs
Rs
5
سکول
A B C

بجٹ کا بنیادی اصول

آمدنی=اخراجات

اگر اخراجات آمدنی سے بڑھ جائیں تو پھر قرض لینا پڑتا ہے یا حکومت آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔
حکومت مالی وسائل بڑھانے کیلیے بنیادی طور پر دو طریقے استعمال کرتی ہے۔

حکومت مالی وسائل میں اضافہ کیسے کرتی ہے؟

قرض لے کر
عوام پر ٹیکس لگا کر

بجٹ سے ہمیں کیا پتہ چلتا ہے

حکومت کن شعبوں میں زیادہ پیسے خرچ کر رہی ہے
کن لوگوں کو مراعات دے رہی ہے
کن طبقات پر ٹیکسوں کا بوجھ ڈالا جا رہا ہے

ٹیکس

ٹیکس کیا ہیں

ہر ریاست ملکی نظام چلانے کیلیے شہریوں پر مختلف ٹیکس عائد کرتی ہے۔
ٹیکس بنیادی طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔

ڈائریکٹ یا براہ راست ٹیکس

آمدنی یا منافع پر لگائے جاتے ہیں ۔
غریب طبقات زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔

ان ڈائریکٹ یا بالواسطہ ٹیکس

بنیادی ضرورت کی اشیاء کی قیمت میں شامل ہوتے ہیں۔
غریبوں پر بوجھ ڈالنے کا باعث ہیں۔

یہ جھوٹ ہے کہ غریب ٹیکس نہیں دیتے!

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے غریب لوگ ہی سب سے زیادہ ٹیکس دے رہے ہیں۔حکومتیں عام طور پر جو ٹیکس اکھٹا کرتی ہیں،اس کی شرح یہ ہوتی ہے

ڈائریکٹ ٹیکس	80 فیصد
ان ڈائریکٹ ٹیکس	20 فیصد

پاکستان میں معاملہ الٹا ہے!

ڈائریکٹ ٹیکس	20 فیصد
ان ڈائریکٹ ٹیکس	80 فیصد

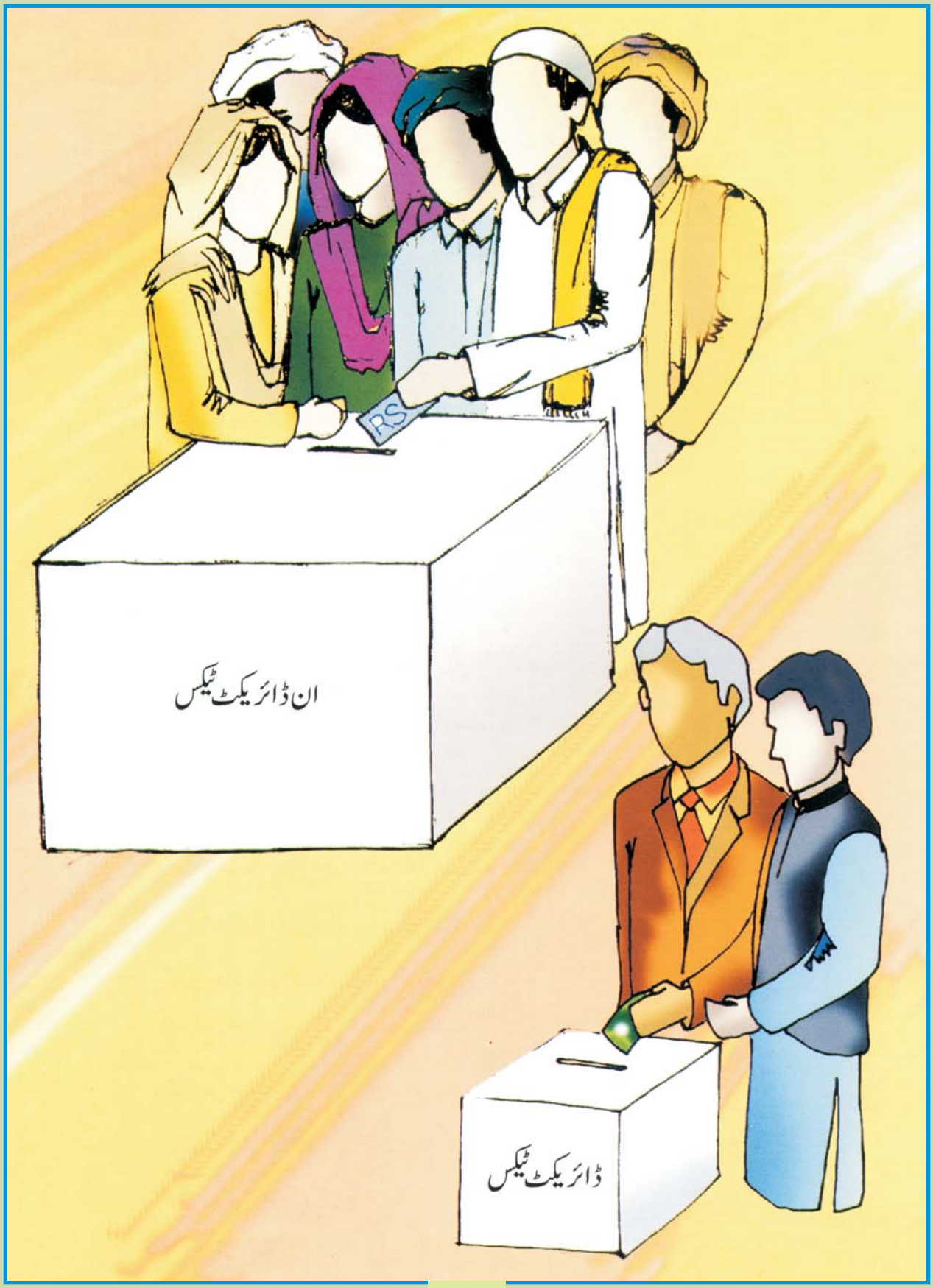
RS
ان ڈائریکٹ ٹیکس
ڈائریکٹ ٹیکس

ایک عام پاکستانی شہری چاہے وہ جتنا بھی غریب ہو۔۔۔

دیا سلائی پر بھی ٹیکس ادا کرتا ہے۔

چینی اور چائے کی پتی پر۔

خوردنی تیل، آٹے یا ڈبل روٹی پر

پٹرول/ڈیزل کے ہر لٹر پر،

کھاد کی ہر بوری اور

کیڑے مار ادویات کی ہر بوتل پر وہ ٹیکس ادا کرتا ہے۔

غریب دوست بجٹ سازی کیا ہے

سرکاری وسائل کو اس طرح سے استعمال کیا جائے کہ۔۔۔

معاشرے کے غریب ترین افراد کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے

غریب دوست بجٹ سازی کیسے ممکن ہے؟

بجٹ بنانے والے غریبوں کی ضرورتوں سے آگاہ ہوں

عام لوگ بجٹ سازی کے عمل میں شریک ہوں

عوامی نمائندے بجٹ سازی میں شریک ہوں

ٹیکسوں پر کم سے کم انحصار

مقامی سطح پر مذاکرے

ہر قسم کے ترقیاتی منصوبے مشتہر کیے جائیں

عوامی ردعمل معلوم کیا جائے

صنفی تناظر

TAX
کھاد
ٹیکس
تیل
TAX

غریبوں کی ضرورت کی کوئی ایسی شے نہیں جس پر ٹیکس عائد نہیں ہے۔
اور اس کے بدلے میں اس کو کیا ملتا ہے؟

اسے بے روزگاری کے خلاف کوئی تحفظ حاصل نہیں
اس کی فصل تباہ ہو جائے تو کوئی اس کا پرسان حال نہیں
اس کے بچوں کیلیے سرکاری تعلیمی ادارے موجود نہیں ہیں
بیماری کی صورت میں ضروری علاج کی سہولت دستیاب نہیں
زچہ بچہ کے کسی مرکز کا آس پاس وجود نہیں
سرکاری ٹرانسپورٹ کا نام ونشان نظر نہیں آتا۔

غریب کون ہے؟

جس کی روزمرہ اشیائے ضرورت تک رسائی نہیں ہے
کوئی مستقل ذرائع آمدن نہیں ہیں
بنیادی سہولتیں (صحت، تعلیم) اس کی پہنچ سے باہر ہیں

غریب طبقات کون سے ہیں

چھوٹے اور بے زمین کاشتکار
غیر کاشتکار دیہی آبادی
صنعتی کارکن
کھیت مزدور
دیہاڑی دار مزدور

غریب ترین افراد کو زیادہ سے زیادہ فائدہ کیسے پہنچ سکتا ہے

ان کی غربت میں کمی آسکے

بنیادی سہولتوں تک ان کی رسائی ہو سکے

ترقی سے تمام طبقات بالخصوص خواتین اور مذہبی اقلیتوں کو فائدہ ہو

ان کو پائیدار روزگار حاصل ہو اور ان کی آمدنی میں اضافہ ہو

علاج کی سہولت دستیاب ہو

صاف پانی دستیاب ہو

بچوں کیلیے تعلیمی ادارے موجود ہوں

پختہ سڑکیں موجود ہوں

ذرائع آمدورفت دستیاب ہوں

بنیادی سہولتیں کون سی ہیں

صحت

تعلیم

صاف پانی

نکاسی آب

سڑکیں

ذرائع آمدورفت

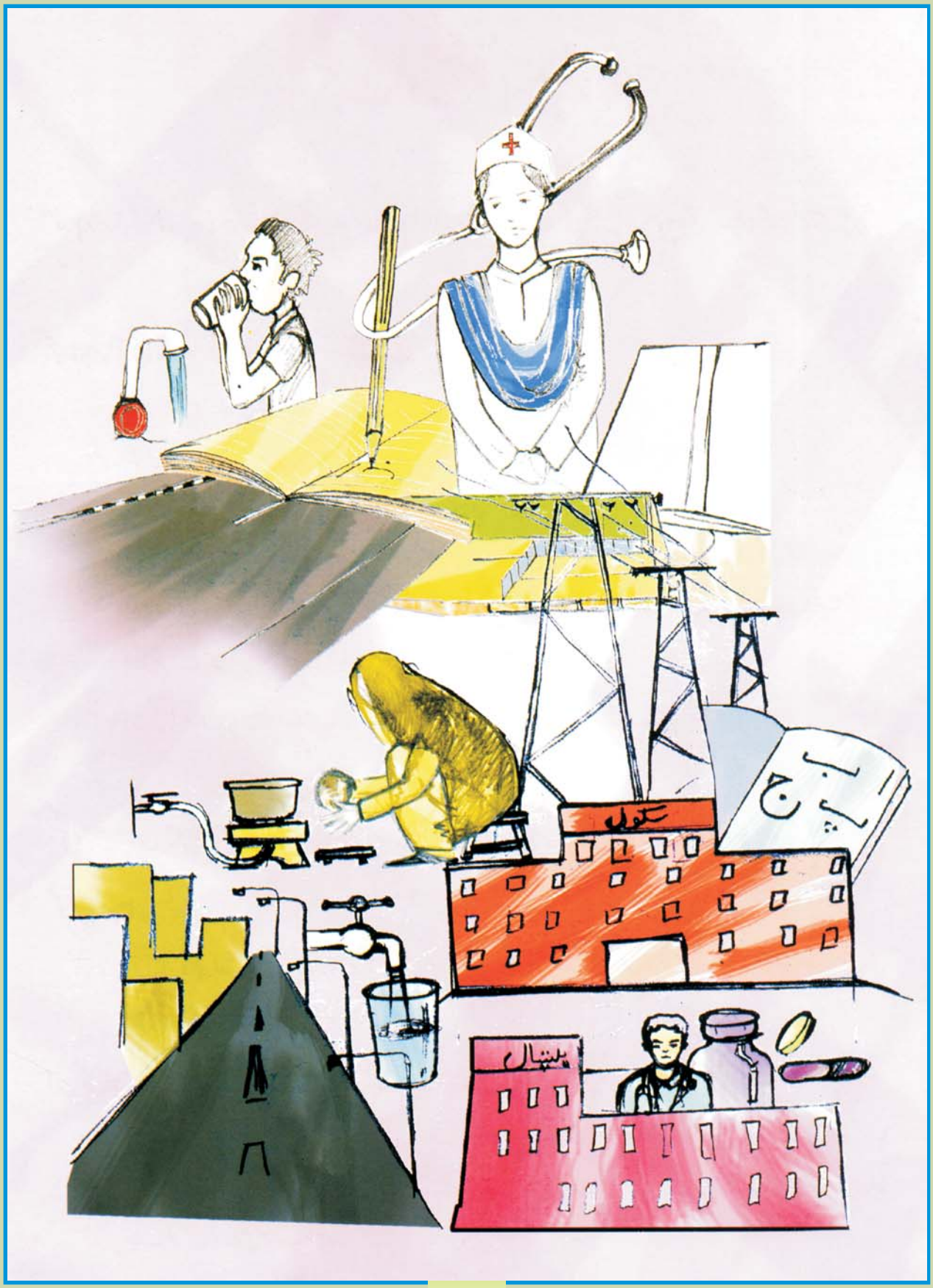
سکول
ہسپتال

بجٹ اور صنفی تناظر

''عدم برابری کی اس سے بڑی کوئی مثال نہیں ہوسکتی کی دو افراد یا طبقات سے برابری کی بنیاد پر سلوک کیا جائے جو کہ برابر نہیں ہیں''

بجٹ سازی میں صنفی تناظر کا مطلب ہے کہ۔۔۔

بجٹ سازی کے عمل میں عورتوں اور مردوں کی منصفانہ نمائندگی

مقامی حکومتوں کی کمیٹیوں اور کونسلوں میں خواتین کی شمولیت

منصوبوں کے انتخاب، نگرانی، تکمیل کے دوران خواتین کی شمولیت

ترقیاتی منصوبوں کے انتخاب سے پہلے عورتوں اور مردوں کی ضروریات اور ترجیحات کو علیحدہ علیحدہ مدنظر رکھنا

تمام مراحل میں عورتوں اور مردوں، لڑکوں اور لڑکیوں، کی ضروریات اور ترجیحات کو علیحدہ علیحدہ مدنظر رکھنا۔ کیونکہ؛

معاشرے میں مرد اور عورت مختلف کردار ادا کرتے ہیں،

ان کی ذمہ داریاں مختلف ہیں اور ان کی وسائل تک رسائی بھی برابر نہیں ہے۔

ملکی معیشت میں خواتین کا زیادہ تر حصہ ایسے کاموں پر مشتمل ہوتا ہے جن کا بطور "کام" شمار نہیں ہوتا۔

اس میں دیکھ بھال کا کام، رضا کارانہ خدمات، سماجی سرگرمیوں میں شرکت، گھریلو ضرورت کا اناج و سبزیوں وغیرہ کی کاشت یا غیر روائتی شعبوں کے کام شامل ہیں۔

ان کاموں پر صرف ہونے والے وقت اور محنت کی پیمائش نہیں کی جاتی۔

جس کی وجہ اس کام کی اجرت معلوم ہو پاتی ہے اور نہ ہی ادا کی جاتی ہے۔ اس کو سمجھنے کیلیے اگر صرف اس بات پر غور کرلیا جائے کہ ایک خاتون گھر میں کھانے پکانے سے لے کر صفائی ستھرائی تک جو کام کرتی ہے ان کے لیے کسی کو اجرت پر رکھا جائے تو کس قدر رقم صرف ہوگی۔

اس کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ خواتین کی ان سرگرمیوں کا ملکی قومی آمدنی میں بھی شمار نہیں کیا جاتا اور اس طرح فیصلہ سازی یا پالیسی سازی کے دوران ان کاموں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

کسی معاملے یا صورتحال کو بہتر طور پر جاننے کیلیے صنف کی بنیاد پر حاصل کیے گئے اعداد و شمار استعمال کرنے چاہیں تا کہ صنفی تضادات اور عدم مساوات کی نشاندہی کر کے ان کو دور کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر کسی زرعی پالیسی کی تیاری میں صرف 'کسانوں' کی تعداد اور یہ کہ وہ کیا پیدا کر رہے ہیں، کو بنیاد بنانا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ ان اعداد و شمار کو عورت اور مرد کی بنیاد پر مرتب کر کے یہ سوال پوچھے جانے چاہیں کہ کون کیا پیدا کرتا ہے، اور کیا فصلوں کو اگانے اور اس سے متعلقہ دیگر کام کرنے کے دوران عورتوں یا مردوں کو ایک دوسرے سے مختلف صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مقامی حکومت کے بجٹ کی تیاری

ہر مقامی حکومت کا سالانہ بجٹ درج ذیل تخمینوں پر مشتمل ہوگا۔

حکومت سے ملنے والی گرانٹس

یونین کونسل کے فنڈ میں دستیاب رقومات

آئندہ برس ہونے والی آمدنی؛ اور اخراجات کا اندازہ

ہر مقامی حکومت نئے مالی برس کے آغاز سے پہلے بجٹ تیار کرے گی۔

بجٹ کی منظوری کیلیے مذکورہ کونسل کے مجموعی ارکان کی سادہ اکثریت درکار ہوگی

کسی بجٹ کو منظور نہیں کیا جائے گا۔۔۔اگر

اخراجات کا اندازہ آمدنی سے زیادہ ہو۔

CCB کے فنڈز وغیرہ کے سلسلے میں ضروری شرائط پوری نہ کی گئی ہوں۔

بجٹ سیشن کے دوران کوئی اور کارروائی نہیں ہوگی۔

اعزازیہ اور الاونس

کوئی بھی مقامی حکومت ناظم، نائب ناظم اور متعلقہ کونسل کے ارکان کے اعزازیے اور الاونس کیلیے بجٹ میں رقم مختص کرسکتی ہے۔

ٹیکسوں کا نفاذ

کسی بھی ٹیکس کو مشتہر اور عوامی اعتراضات سنے بغیر نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

ٹیکس کی شرح میں کمی بیشی یا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

کوئی مقامی حکومت قرض نہیں لے سکتی

ورکشاپ کے شرکاء کو ان ٹیکسوں کا اندازہ تو ہو گیا ہوگا جو وفاقی حکومت عائد کرتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ یہ بھی جانتے ہوں کہ مقامی حکومتوں کی سطح (ضلع/تحصیل/یونین) پر کون سے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ کیا ان ٹیکسوں کو عائد کرتے وقت کسی نے ان سے پوچھنا گوارا کیا۔؟ مقامی سطح کے ٹیکسوں میں پیدائش واموات کے اندراج پر عائد فیس، مختلف قسم کی دستاویزات کے حصول کیلیے لی جانے والی فیسیں، چھوٹے موٹے کاروبار کے لیے لائسنس یا پرمٹ کے حصول کی شرط، زرعی اجناس کو منڈی تک پہنچانے پر عائد فیسیں اور ٹیکس، مویشیوں کی نقل وحمل پر عائد ٹیکس وغیرہ۔ یہ سوال آپ حکومتوں کے منتخب ارکان سے ضرور دریافت کریں کہ حکومت نے کون سے ٹیکس لگائے ہیں اور آیا اس کے لیے انہوں نے لوگوں کی رائے معلوم کی؟

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ، پاکستان

حسیب میموریل ٹرسٹ بلڈنگ، ناصر آباد، 2 کلومیٹر رائیونڈ روڈ، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون نمبر: 6-3,5-35311701-042 فیکس: 35311710-042 ای میل: info@sappk.org